تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

علم الفرائض کے قواعد کا خوبصورت خلاصہ

تسہیل المیراث

نہایت سہل انداز میں
مثالوں کے ساتھ

از افادات
حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم صاحب حفظہ اللہ

مرتب
حافظ اسلام الدین جواد

ترتیب و کمپوز: حافظ اسلام الدین جواد عفی اللہ عنہ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	اصطلاحات	۱	۲۲	ضابطہ فی الحصص متعینہ	۹
۲	تعریف، موضوع، غرض، ماخذ، فضیلت	۲	۲۳	بحث العصبات	۱۰
۳	ترکہ کی تعریف	۲	۲۴	عصبہ بنفسہ	۱۰
۴	حقوق المتعلقہ بالترکہ	۲	۲۵	عصبہ بغیرہ	۱۱
۵	مستحقین میراث	۳	۲۶	عصبہ مع غیرہ	۱۱
۶	اسباب ارث	۳	۲۷	طریقہ مولانا فاروق حسن زئی صاحب	۱۲
۷	موانع ارث	۳	۲۸	محروم اور محجوب کا بیان	۱۳
۸	ورثہ کی اقسام	۴	۲۹	مسئلے کے اقسام	۱۴
۹	ذوی الفروض	۴	۳۰	مسئلہ ناقصہ کے احکام	۱۴
۱۰	احوال اب	۴	۳۱	امثلہ	۱۵
۱۱	احوال جد	۵	۳۲	امام سراجی کا قاعدہ	۱۶
۱۲	احوال اخوہ واخوات خیفی	۵	۳۳	تصحیح	۱۷
۱۳	احوال زوج	۶	۳۴	مناسخہ	۱۸
۱۴	احوال زوجہ	۶	۳۵	مناسخہ کے امثال	۱۹
۱۵	احوال بنت	۶	۳۶	المقاسمہ	۲۰
۱۶	احوال بنت الابن	۷	۳۷	تخارج	۲۱
۱۷	احوال اخت عینیہ	۷	۳۸	دین محیط	۲۱
۱۸	احوال اخت علاتیہ	۸	۳۹	خنثیٰ مشکل	۲۲
۱۹	احوال ام	۸	۴۰	حمل	
۲۰	احوال جدہ	۹	۴۱	مفقود	
۲۱	حصص متعینہ	۹	۴۲	چار مقامات جس میں جد اب کے قائم مقام نہیں	۲۳

ضروری اصطلاحات

ترکہ	میت کا چھوڑا ہوا مال
وارث	ترکہ لینے والا
موروث	ترکہ چھوڑ کر مرنے والا
حق موروث	ترکہ کا مقرر شدہ حصہ
اصحاب فروض	میت کے وہ رشتہ دار جسکے حصے قرآن میں متعین ہو
عصبہ	باپ کی طرف سے نر رشتہ دار یعنی وہ افراد جو گوشت و پوست میں خاندان میں شریک ہو
ذوی الارحام	میت کا ہر وہ قریبی جو نہ ذوی الفروض میں سے ہو اور نہ عصبہ ہو جیسے میت کی خالہ، پھوپھی، ماموں وغیرہ
حجب / محجوب	لغوی معنیٰ روکنا، منع کرنا، اصطلاح میں وارث معین کو دوسرے وارث کی وجہ سے اسکے حصہ سے کم ملنا یا کچھ نہ ملنا
اصول	میت کے باپ، دادا، پردادا، وان علیٰ
فروع	میت کے اولاد، ابن، بنت، ابن الابن وان سفل
نصف	آدھا
ربع	چوتھائی حصہ
ثمن	آٹھواں حصہ
ثلثان	دو تہائیاں
ثلث	ایک تہائی
سدس	چھٹا حصہ
اخیافی / خیفی	باپ الگ ماں شریک بہن بھائی
علاتی	ماں الگ باپ شریک بہن بھائی
عینی	ماں اور باپ شریک بہن بھائی
سہام	حصے کو کہتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم الفرائض

تعریف: هُوَ عِلم بِاصُولٍ مِن فِقهٍ وَ حِساب يُعرَفُ بِه حَقُّ كُلُّ واحد من الوَرَثَةِ مِنَ التَّرِكَه

ترجمہ۔ علم الفرائض نام ہے فقہ وحساب کے چند ایسے قوانین کا جس کے ذریعے سے ہر وارث کا حصہ ترکہ میں سے معلوم ہو جائے۔

موضوع: وارث اور ترکہ۔

غرض: ہر وارث کو اس کا حصہ شرعی پہنچانا۔

ماخذ: علم الفرائض کے تین ماخذ ہے ، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اور اجماع

فضیلت: تَعَلّمُو الفَرَائِضَ وَعَلّمُوهاَ النَّاسَ فَاِنَّهَا نِصفُ الْعِلْم

فائدہ: اس کو نصف العلم اس لئے کہتے ہیں کہ باقی علوم کا تعلق زندگی سے ہیں اور اس کا تعلق مرنے کے بعد سے ہے۔

وجہ تسمیہ: فرائض فرض سے ہیں اور فرض کے کئی معانی آتے ہیں اور ہر معنی کا اس کے ساتھ مناسبت ہے

۱۔مقرر کرنا۔ تو فرائض سے مراد مقرر کردہ حصے ہیں۔تو اس علم میں بھی مقرر کردہ حصوں سے بحث ہوتی ہے

۲۔بغیر عوض کے کوئی چیز دینا۔ تو اس علم میں بھی ورثاء کو بغیر عوض کے مال ملتا ہے

مصنف۔ نام: محمد، کنیت: ابوطاہر، لقب: سراج الدین، والد کا نام بھی ''محمد'' ہے۔اور دادا کا نام عبدالرّشید السجاوندی الحنفی ہے۔

ترکہ کی تعریف: ہر وہ مال جو بوقت انتقال میت کی ملکیت میں ہو اور اس کے ساتھ کسی غیر کا حق متعلق نہ ہو۔

الحقوق المتعلقه با التركه

وہ حقوق جو میت کے مال کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں وہ چار ہے۔

۱۔تجہیز و تکفین	۲۔ادائے قرض	۳۔اجرائے وصیت از ثلث مال	۴۔تقسیم الترکہ بین الورثہ

میت کے مال سے سب سے پہلے میت کی تجہیز و تکفین کی جائے گی ،اس کے بعد مال بچ جائے تو اس مال سے اگر اس میت پر قرض ہو تو اس کا قرض ادا کردیں گے، اگرچہ پورا کا پورا مال قرض میں ہی کیوں نہ چلا جائے ،قرض ادا کرنے کے بعد اگر مال بچ جائے تو اس مال کی ثلث سے اس میت کی وصیت پوری کی جائے گی ، پھر اگر مال باقی بچے تو ورثہ کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

مستحقین میراث: کل 10 ہے

۱۔ذوی الفروض	۲۔عصبہ نسبی	۳۔عصبہ سببی	۴۔عصبہ سببی کا عصبہ بنفسہ	۵۔ذوی الفروض نسبی پر رد
۶۔ذوی الارحام	۷۔مولی الموالات	۸۔مقرر لہ بالنسب علی الغیر	۹۔موصی لہ بما زاد علی الثلث	۱۰۔بیت المال

اسباب ارث 3 ہے۔

۱۔قرابت	۲۔نکاح	۳۔ولاء

وہ اسباب جس کی وجہ سے کوئی کسی کا وارث بنتا ہے وہ تین ہے۔قرابت، نکاح، ولاء

موانع ارث 4 ہے

۱۔رق	۲۔قتل	۳۔اختلاف دین	۳۔اختلاف دار

رق: وارث غلام ہو تو میت کا وارث نہیں بن سکتا، جیسے باپ مرا ہے اور اس کا بیٹا موجود ہے اور غلام ہے تو اس کا وارث نہیں بنے گا۔۔!

قتل: جس کے ساتھ وجوب قصاص یا کفارہ متعلق ہوا گر وارث میت کا قاتل ہو تو اس کے مال سے محروم ہوگا، جیسے اگر بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا تو اس کے مال سے محروم ہوگا۔۔!

اختلاف دین: میت اور ورثاء کے دین کا اختلاف یعنی میت کا الگ دین پر ہونا اور ورثاء کا الگ دین پر ہونا۔۔۔!!

اختلاف دار: حقیقۃً ہو جیسے حربی و ذمی یا حکماً جیسے مستامن و ذمی یا دو حربی دو مختلف داروں میں ہو اور یہ صورت صرف غیر مسلم کے ساتھ خاص ہے، مسلمان کسی بھی دار میں ہو ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔۔۔۔!!!!

﴿موانع ارث راچہار بشمار ☆ رق و قتل واختلاف دین و دار﴾

ورثہ کی تین قسمیں ہے: ا۔ذوی الفروض ۲۔عصبہ ۳۔ذوی الارحام

ا۔ذوی الفروض کی تعریف: ذوی الفروض ان افراد کو کہا جاتا ہے جن کے حصے متعین ہو۔

حصص متعین: نصف ۔ ربع ۔ ثمن ☆ ثلثان ۔ ثلث ۔ سدس

ذوی الفروض کی تعداد کل 12 ہے جن میں سے 4 مرد ہے اور 8 عورتیں ہیں۔

اب	جد صحیح	اخ خیفی	زوج	اخت خیفیہ	زوجہ
بنت	بنت الابن	اخت عینیہ	اخت علاّتیہ	ام	جدہ صحیحہ

اولاد کی تعریف: وہ جس کی نسبت ہومیت کی طرف بلا واسطہ یا بواسطہ مذکر اسکو اولاد کہتے ہیں

۱۔احوال الاب: اب کی تین حالتیں ہیں: ا۔عصبہ محض ۲۔سدس فقط ۳۔سدس وعصبہ

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کی اولاد زندہ ہے یا نہیں اگر میت کی اولاد زندہ نہ ہو تو اب کو 'عصبہ محض' ملے گا، اور اگر میت کی اولاد زندہ ہو تو پھر دیکھیں گے کہ اولاد مذکر ہے یا مونث ہے یا مذکر و مونث دونوں ہیں، اگر مذکر ہے یا مذکر و مونث دونوں تو اب کو 'سدس فقط' ملے گا، اور اگر اولاد مونث ہے تو پھر اب کو سدس وعصبہ ملے گا

مثال: ا۔میت

اب (سدس) — ابن — بنت

۲۔میت

اب (سدس وعصبہ) — جد — بنت

احوال جد : جد کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جد صحیح ۲۔ جد فاسد

جد صحیح: وہ ہے کہ میت اور جد کے درمیان ام کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے اب الاب

جد فاسد: وہ ہے کہ میت اور جد کے درمیان ام کا واسطہ ہو۔ جیسے اب الام

۲۔ **احوال جد صحیح**: جد صحیح کی چار حالتیں ہیں۔ ۱۔ حجب ۲۔ عصبہ محض ۳۔ سدس فقط ۴۔ سدس وعصبہ

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کا اب زندہ ہے یا نہیں اگر اب زندہ ہے تو جد محجوب ہوگا، اور اگر اب زندہ نہیں ہے تو پھر جد اب کے قائم مقام ہوگا، اور اب کی تمام حالتیں اسکے لئے جاری ہونگے۔ یعنی دیکھا جائیگا کہ میت کی اولاد زندہ ہے یا نہیں اگر میت کی اولاد زندہ نہیں ہے تو جد کو 'عصبہ محض' ملے گا، اور اگر میت کی اولاد زندہ ہے تو پھر دیکھیں گے کہ اولاد مذکر ہے یا مونث ہے یا مذکر و مونث دونوں ہیں، اگر مذکر ہے یا مذکر و مونث دونوں، تو جد کو 'سدس فقط' ملے گا، اور اگر اولاد مونث ہے تو پھر جد کو سدس وعصبہ ملے گا۔

مثال: ۱۔ میت

اب	ابن	جد
سدس		م

۲۔ میت

جد	بنت	بنت
سدس وعصبہ		

تعریف: اخوہ واخوات خیفی: ماں شریک باپ الگ بہن بھائی کو کہتے ہیں ☆

۳۔ **احوال اخوہ و اخوات خیفی**: اخوہ واخوات خیفی کی تین حالتیں ہیں: ۱۔ حجب ۲۔ سدس ۳۔ ثلث

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کے اصول وفروع موجود ہے کہ نہیں اگر میت کے اصول وفروع موجود ہو تو اخوہ واخوات خیفی محجوب ہونگے اور اگر میت کے اصول وفروع موجود نہیں ہے تو پھر دیکھیں گے کہ اخوہ واخوات خیفی ایک ہے یا ایک سے زائد ہے اگر اخوہ واخوات خیفی ایک ہے تو سدس ملے گا اور اگر اخوہ واخوات خیفی ایک سے زائد ہو تو ثلث ملے گا اور اخوہ واخوات خیفی اس ثلث میں برابر کے شریک ہونگے لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْن والا قاعدہ نہیں ہوگا۔

مثال: ۱۔ میت

اب	جد	اخ خ	اخت خ	ابن
سدس	م	م	م	

۲۔ میت

زوج	اخ خ	اخ خ	اخت خ
	ثلث		

﴿**فائدہ**: اصول سے مراد میت کے باپ، دادا، پردادا وان علیٰ ☆ فروع سے مراد میت کا ابن، ابن الابن وان سفل ہے ﴾

٥۔ **احوال زوج**: زوج کی دو حالتیں ہیں: ١۔نصف ٢۔ربع

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کی اولاد ہے یا نہیں اگر میت کی اولاد ہے تو زوج کو ربع ملے گا اور اگر میت کی اولاد نہیں ہے تو زوج کو نصف ملے گا۔

مثال: ١۔میت ٢۔میت

١۔میت			٢۔میت			
اب	جد	اخ خ	زوج	جد	اخ خ	ابن	زوج
عصبہ	م	م	نصف	سدس	م		ربع

٦۔ **احوال زوجہ**: زوجہ کی دو حالتیں ہیں: ١۔ربع ٢۔ثمن

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کی اولاد ہے یا نہیں ہے اگر میت کی اولاد ہے تو زوجہ کو ثمن ملے گا اور اگر میت کی اولاد نہیں ہے تو زوجہ کو ربع ملے گا۔

مثال: ١۔میت ٢۔میت

اب	جد	اخ خ	زوجہ	جد	اخ خ	ابن	زوج
عصبہ	م	م	ربع	سدس	م		ثمن

٧۔ **احوال بنت**: بنت کی تین حالتیں ہیں: ١۔نصف ٢۔ثلثان ٣۔عصبہ

وجہ حصر: دیکھا جائیگا میت کی بنت کے ساتھ ابن بھی ہے کہ نہیں اگر بنت کے ساتھ (اسکا بھائی) ابن بھی ہے تو بنت (اپنے بھائی) ابن کے ساتھ مل کر عصبہ ہوگی اور اگر بنت کے ساتھ ابن نہیں ہے تو پھر دیکھیں گے کہ بنت ایک ہے یا ایک سے زائد اگر بنت ایک ہے تو اسکو نصف ملے گا اور اگر ایک سے زائد ہے تو ان سب کو ثلثان ملے گا۔

مثال: ١۔میت ٢۔میت

اب	جد	اخ خ	بنت	جد	اخ خ	ابن	بنت
سدس وعصبہ	م	م	نصف	سدس	م	عصبہ	عصبہ

۸۔ **احوال بنت الابن:** بنت الابن کی پانچ حالتیں ہیں:۱۔نصف ۲۔ثلثان ۳۔عصبہ ۴۔سدس ۵۔حجب

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کی اولاد ہے کہ نہیں اگر نہیں ہے تو بنت الابن بنت کے قائم مقام ہوگی اور بنت والے تین احوال اسمیں جاری ہونگے (یعنی اگر اسکے ساتھ اسکا بھائی ہے تو عصبہ اور اگر اسکے ساتھ اسکا بھائی نہیں ہے تو پھر اگر ایک ہے تو نصف اور اگر ایک سے زائد ہے تو ثلثان ملے گا) اور اگر میت کی اولاد ہے تو پھر دیکھیں گے کہ اولاد مذکر ہے یا مونث اگر اولاد مذکر ہے تو بنت الابن محجوب اور اگر اولاد مونث ہے تو پھر دیکھیں گے کہ مونث اولاد ایک ہے یا ایک سے زائد اگر ایک سے زائد ہے تو بنت الابن تب بھی محجوب ہوگی مگر ابن الابن وان سفل کے ساتھ عصبہ ہوگی اور اگر ایک ہے تو بنت الابن کو سدس ملے گا مگر اپنے بھائی ابن الابن کے ساتھ عصبہ ہوگی۔

نوٹ: اس صورت میں اولاد سے مراد فقط ابن اور بنت ہے۔

مثال: ۱۔میـــــــــــــــــــــت

اب	ابن	جد	اخ خ	بنت الابن	زوجه
سدس		م	م	م	ثمن

۲۔میـــــــــــــــــــــت

اب	زوج	اخت خ	بنت الابن	بنت الابن
سدس وعصبہ	ربع	م	ثلـــــــــ	ـــــثان

تعریف: اخوہ واخوات عینیہ: ماں باپ شریک بہن بھائی کو کہتے ہیں ☆

۹۔ **احوال اخت عینیه:** اخت عینیہ کی چار حالتیں ہیں:۱۔نصف ۲۔ثلثان ۳۔عصبہ ۴۔حجب

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کے اصول یا فرع مذکر میں سے کوئی ہے یا نہیں اگر میت کے اصول وفروع مذکر میں سے کوئی ہے تو اخت عینیہ محجوب ہوگی، اور اگر میت کے اصول وفروع مذکر میں سے کوئی نہ ہو تو پھر دیکھیں گے کہ میت کے فرع مونث میں سے کوئی ہے کہ نہیں اگر ہے تو اخت عینیہ عصبہ ہوگی، اور فرع مونث بھی نہیں ہے تو اخت عینیہ بنت کے قائم مقام ہوگی اور بنت والے تینوں احوال اسمیں جاری ہونگے (یعنی اگر اسکے ساتھ اسکا بھائی ہے تو عصبہ اور اگر اسکے ساتھ اسکا بھائی نہیں ہے تو پھر اگر ایک ہے تو نصف اور اگر ایک سے زائد ہے تو ثلثان ملے گا)۔

مثال: ۱۔میـــــــــــــــــــــت

اخ خ	اخت ع	اخت ع	بنت الابن	زوجه
م	عصـــــــ	ـــــبه	نصف	ثمن

۲۔میـــــــــــــــــــــت

ام	زوج	اخ خ	اخت ع	اخت ع
	نصف	سدس	ثلـــــــــ	ـــــثان

۱۰۔احوال اخت علاتیہ: اخت علاتیہ کی پانچ حالتیں ہیں:۱۔نصف ۲۔ثلثان ۳۔عصبہ ۴۔سدس ۵۔حجب

تعریف: اخوہ واخوات علاتیہ ان کو کہا جاتا ہے جن کا باپ ایک ہو اور ماں الگ الگ ہو☆

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کے اصول،فرع مذکر،اخ عینی،اخت عینیہ بمع فرع مونث میں سے کوئی موجود ہے تو اخت علاتیہ محجوب ہوگی اور اگر ان سب میں سے کوئی موجود نہیں ہے تو اخت علاتیہ بنت کے قائم مقام ہوگی اور بنت کے تین احوال اسمیں جاری ہونگے (یعنی اگر اسکے ساتھ اسکا بھائی ہے تو عصبہ اور اگر اسکے ساتھ اسکا بھائی نہیں ہے تو پھر اگر ایک ہے تو نصف اور اگر ایک سے زائد ہے تو ثلثان ملے گا) اور اگر میت کی فقط فرع مونث موجود ہو تو اخت علاتیہ عصبہ ہوگی اور اگر فقط اخت عینیہ ہو تو پھر دیکھیں گے کہ اخت عینیہ ایک ہے یا ایک سے زائد ہے اگر اخت عینیہ ایک ہے تو اخت علاتیہ کو سدس ملے گا،مگر اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوگی،اور اگر اخت عینیہ ایک سے زائد ہے تو اخت علاتیہ محجوب ہوگی،مگر اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوگی۔

مثال: ۱۔میت

اب	ابن	اخت عل	بنت الابن	اخ خ
سدس		م	م	م

۲۔میت

زوج	اخت خ	اخت عل	اخت عل
ربع	سدس	ثلثان	

۱۱۔احوال ام: ام کی تین حالتیں ہیں:۱۔سدس ۲۔ثلث باقی ۳۔ثلث کل

وجہ حصر: دیکھا جائیگا کہ میت کی اولاد زندہ ہے یا نہیں، اگر اولاد زندہ ہے تو ام کو سدس ملے گا، اور اگر اولاد نہیں ہے تو پھر دیکھا جائیگا کہ میت کے اخوہ واخوات ذی عدد ہیں یا نہیں اگر اخوہ واخوات ذی عدد ہیں تو پھر بھی ام کو سدس ملے گا اور اگر اخوہ واخوات ذی عدد نہیں ہے تو پھر دیکھا جائیگا کہ احد الزوجین مع الاب ہیں یا نہیں اگر احد الزوجین مع الاب ہیں تو پھر ام کو ثلث باقی ملے گا،بعد فرض احد الزوجین۔اور اگر نہیں ہے تو ام کو ثلث کل ملے گا۔

مثال: ۱۔میت

اب	ام
عصبہ	ثلث کل

۲۔میت

زوج	ام
نصف	ثلث کل

۳۔میت

ابن	ام
	سدس

۴۔میت

اخت ع	اخ عل	اخ خ	ام
نصف		سدس	سدس

احوال جده : جده کی دوقسمیں ہیں: ا۔جدہ صحیحہ ۲۔جدہ فاسدہ

جدہ صحیحہ: وہ ہے کہ میت اور جدہ کے درمیان جد فاسد کا واسطہ نہ ہو۔جیسے ام الام، ام لاب، ام ام الام

جدہ فاسدہ: وہ ہے کہ میت اور جدہ کے درمیان جد فاسد کا واسطہ ہو۔جیسے ام اب الام

۱۲۔ احوال جده صحیحه: جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں۔ا۔سدس ۲۔حجب

پھر ان میں سے ہر ایک کی تین تین صورتیں ہیں:

سدس کی تین صورتیں ہیں، ا۔جدہ کو سدس ملے گا خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد ۲۔ابویہ ہو یا امویہ ہو سدس ملے گا۔

۳۔خواہ ایک قرابت والی ہو یا ایک سے زائد قرابت والی ہو سدس ملے گا

حجب کی بھی تین صورتیں ہیں، ا۔ام کی موجودگی میں تمام جدات محجوب ہوگی۔ ۲۔قرابت: قربیٰ کی موجودگی میں بعدیٰ محجوب ہوگی۔

۳۔واسطہ: واسطہ کی موجودگی میں ذی واسطہ محجوب ہوگی۔

مثال: ا۔**میت**

ام	ابن	اخت عل	جده	اخ خ
سدس		م	م	م

حصص متعینه کل چھ هیں ، جو دو نوع پر مشتمل هیں

﴿نوع اول: نصف، ربع، ثمن ☆ نوع ثانی: ثلثان، ثلث، سدس﴾

نصف کا مخرج 2 ہے۔ربع کا مخرج 4 ہے۔ثمن کا مخرج 8 ہے۔ثلثان اور ثلث کا مخرج 3 ہے۔

سدس کا مخرج 6 ہے۔

ضابطه: اگر نوع اول (نصف، ربع، ثمن) آپس میں مخلوط آجائے۔تو مسئلے کو بڑے عدد سے بنائینگے۔

اور اگر نوع اول کا "نصف" نوع ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ مخلوط آجائے تو مسئلے کو 6 سے بنائینگے۔

اور اگر نوع اول کا "ربع" نوع ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ مخلوط آجائے تو مسئلے کو 12 سے بنائینگے۔

اور اگر نوع اول کا "ثمن" نوع ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ مخلوط آجائے تو مسئلے کو 24 سے بنائینگے۔

اور اگر نوع اول کا دو عدد ہے تو اعتبار بڑے عدد کا ہوگا۔

نصف لینے والے افراد پانچ ہیں۔ بنت، بنت الابن، زوج، اخت عینیہ، اخت علاتیہ

ربع لینے والے افراد دو ہیں۔ زوج ، زوجہ

ثمن لینے والے افراد ایک ہیں۔ زوجہ

ثلثان لینے والے افراد چار ہیں۔ بنت، بنت الابن، اخت عینیہ، اخت علاتیہ

ثلث لینے والے افراد دو ہیں۔ اخوہ واخوات خیفی (ایک سے زائد ہو) اور ام

سدس لینے والے افراد سات ہیں۔ اب، جد، اخ خ، بنت الابن، اخت علاتیہ، ام، جدہ صحیحہ۔

بحث العصبات

عصبہ کی تعریف: عصبہ ان افراد کو کہا جاتا ہے جو ذوی الفروض کی موجودگی میں بقیہ مال اور ذوی الفروض کی غیر موجودگی میں پورے مال کا وارث بنے۔

عصبہ کی اقسام: عصبہ کی دو قسمیں ہیں۔ عصبہ نسبی ، عصبہ سببی

عصبہ سببی: معتق (آزاد کرنے والے) کو کہتے ہیں

عصبہ نسبی: اسکی تین قسمیں ہیں: ۱۔عصبہ بنفسہ ۲۔عصبہ بغیرہ ۳۔عصبہ مع غیرہ

عصبہ بنفسہ

اسکے ساتھ چار احکام متعلق ہیں:۔ ۱۔تعریف ۲۔اقسام ۳۔وجوہ ترجیح ۴۔حکم

۱۔تعریف۔ عصبہ بنفسہ ہر وہ مذکر وارث جسکی نسبت ہو میت کی طرف بلاواسطہ یا بواسطہ مذکر

۲۔اقسام۔ اسکی چار قسمیں ہیں:

۱۔فرع میت جیسے ابن ، ابن الابن، وان سفل

۲۔اصل میت جیسے اب ،اب الاب وان علیٰ

۳۔فرع اب میت جیسے اخ ع ،اخ علاتی، ابن اخ ع، ابن اخ علاتی

٤۔فرع جد میت جیسے عم عینی ، عم علاتی ، ابن عم عینی ، ابن عم علاتی ،

۳۔وجوہ ترجیح: وجوہ ترجیح تین ہیں: ترجیح بالجہۃ ، ترجیح بالقرب ، ترجیح بالقوّۃ

نوٹ: یہ سب بیک وقت عصبہ نہیں بن سکتے۔ بلکہ انکے درمیان وجوہ ترجیح ہے ﴾

١۔ترجیح بالجھۃ: پہلی قسم کی موجودگی میں باقی تینوں قسمیں عصبہ نہیں بن سکتے۔اور دوسری قسم کی موجودگی میں تیسری اور چوتھی قسم مجوب ہوگی۔

٢۔ترجیح بالقرب: اقرب کی موجودگی میں ابعد عصبہ نہیں بن سکتا، جیسے ابن کی موجودگی میں ابن الابن مجوب ہوگا اور جیسے اخ عینی کی موجودگی میں ابن اخ ع مجوب ہوگا۔

ترجیح بالقوّۃ: قوی رشتہ دار کی موجودگی میں ضعیف رشتہ دار عصبہ نہیں بن سکتا جیسے اخ ع کی موجودگی میں اخ علاتی عصبہ نہیں بن سکتا۔

٤۔حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ مسئلے میں اگر ذوی الفروض اور عصبہ دونو ہو تو مسئلہ ذوی الفروض کے مخرج سے بنے گا اور اگر مسئلے میں فقط عصبہ ہو تو مسئلہ عدد رؤس سے بنے گا۔

مثال: ١۔میت — ٤

ابن	ابن	ابن	ابن
عصبہ			
١	١	١	١

عصبہ بغیرہ: ہر وہ مونث وارث جو اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ بنے یہ چار ہیں۔ بنت، بنت الابن، اخت عینہ، اخت علاتیہ

عصبہ مع غیرہ : ہر وہ مونث وارث جو فرع مونث کے ساتھ مل کر عصبہ بنے یہ دو افراد ہیں۔ اخت عینیہ ، اخت علاتیہ

طریقہ مولانا فاروق حسن زئی صاحب

دو عددوں کے درمیان نسبت کی چھار قسمیں ہیں: ۱۔تماثل ۲۔تداخل ۳۔توافق ۴۔تباین

دونوں عدد برابر ہونگے یا اقل و اکثر ہونگے۔اگر برابر ہوتو انکے درمیان تماثل کی نسبت ہے۔جیسے"4" اور"4" اور اگر اقل و اکثر ہے تو پھر دیکھا جائیگا کہ اقل عدد اکثر عدد کو فنا کرتا ہے یانہیں اگر کرتا ہے تو انکے درمیان تداخل کی نسبت ہے۔ جیسے "4" اور "8" عدد چار عدد آٹھ کو دو مرتبے میں فنا کرتا ہے۔ اگر اقل اکثر کو فنا نہ کرے تو دیکھیں گے کہ خارج میں کوئی ایک عدد ایسا ہے جو ان دونوں کو فنا کرے یانہیں اگر ہے تو انکے درمیان توافق کی نسبت ہوگی۔ جیسے"4" اور"10" کہ عدد"2" خارج کا ہے اوران دونوں کو فنا کرتا ہے۔ اوراگر ایسا عدد نہ ہوتو انکے درمیان تباین کی نسبت ہے۔ جیسے"3" اور"4" نہ عدد تین چار کو فنا کرتا ہے نہ باہر کا کوئی ایک عدد ایسا ہے کہ ان دونوں کو فنا کرتا ہے۔

اب اگر مخرجوں کے درمیان تماثل کی نسبت ہےتو ان میں سے کسی ایک کو لے کر مسئلہ کو بنائیں گے۔

اوراگر تداخل کی نسبت ہو تو ان میں سے اکثر عدد کو لے کر مسئلہ کو بنائیں گے۔

اوراگر توافق کی نسبت ہو تو ان میں سے کسی بھی عدد کے وفق کو لے کر دوسرے کے کل میں ضرب دینگے۔ اور مسئلہ کو اس حاصل ضرب سے بنائیں گے۔

اوراگر تباین کی نسبت ہوتو ان میں سے ایک کو لیکر دوسرے کے کل میں ضرب دینگے اور مسئلہ کو اس حاصل ضرب سے بنائیں گے۔

محروم اور محجوب کا بیان

محروم اسکو کہتے ہیں جو کسی حال میں بھی وارث نہ بن سکے اسکے چار اسباب ہیں

۱۔رق ۲۔قتل ۳۔اختلافات دین ۴۔اختلافات دار

محجوب اسکو کہتے ہیں جو کسی حال میں وارث بنے اور کسی حال میں وارث نہ بنے اور کسی حال میں کم ملے،

حجب کی دو قسمیں ۱۔حجب نقصان ۲۔حجب حرمان

محجوب بحجب نقصان: اسکو کہتے ہیں جو کسی وجہ سے کم ملے، اور یہ پانچ وارث ہیں

۱۔زوج ۲۔زوجہ ۳۔بنت الابن ۴۔اخت علاتیہ ۵۔ام

محجوب بحجب حرمان: اسکو کہتے ہیں جسکو کسی وجہ سے کچھ بھی نہ ملے لیکن چھ افراد ایسے ہیں کہ وہ کبھی بھی محجوب بحجب حرمان نہ ہوں گے،

۱۔زوج ۲۔زوجہ ۳۔بنت ۴۔ابن ۵۔اب ۶۔ام

محجوب بحجب حرمان کے دو سبب ہیں

واسطہ یعنی واسطہ کی موجودگی میں ذی واسطہ محجوب ہوگی جسے اب کی موجوگی میں اب الاب محجوب بحجب حرمان ہوگا اور ابن کی موجودگی میں ابن الابن محجوب بحجب حرمان ہوگا۔لیکن اس قاعدہ سے اخوہ و اخوات خیفی مستثنٰی ہوں گے

اقرب فالاقرب: یعنی اقرب کی موجودگی میں ابعد محجوب بحجب حرمان ہوگا۔ جیسے ابن کی موجودگی میں ابن الابن محجوب بحجب حرمان ہوگا۔

حکم

محجوب دوسرے کو حجب نقصان اور حجب حرمان دونوں دے سکتا ہے۔

محروم نہ کسی کو حجب نقصان دے سکتا ہے اور نہ حجب حرمان دے سکتا ہے۔ مگر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک محروم دوسرے کو حجب نقصان دے سکتا لیکن حجب حرمان نہں دے سکتا ہے اس لئے ان کے نزدیک عول ۲۴ سے ۳۱ تک پہنچتا ہے

یہ مسئلہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے نزدیک ہے۔

۲۴ عولہ ۳۱

مثال: ۱۔میت

زوجہ	اختان عل	اختان خ	ام	ابن قاتل
ثمن	ثلثان	ثلث	سدس	م
۳	۱۶	۸	۴	

مسئلے کے اقسام

مسئلے کے تین قسمیں ہیں۔ ۱۔عادلہ ۲۔عائلہ ۳۔ناقصہ،رد

مسئلہ بناتے وقت تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت درپیش ہوتی ہے۔

۱۔مسئلہ اورسہام (حصہ) تقسیم شدہ دونوں برابر ہونگے تو اس صورت کو عادلہ کہتے ہیں جیسے مسئلہ بنے بارہ 12 سے اور سہام بھی بارہ 12 ہو۔

۲۔مسئلہ کم اور سہام تقسیم شدہ زیادہ ہو تو اس صورت کو عائلہ یا عول کہتے ہیں جیسے مسئلہ بنے بارہ 12 سے اور سہام تیرہ 13 ہو۔

۳۔مسئلہ زیادہ اور سہام تقسیم شدہ کم ہو تو اس صورت کو ناقصہ یا رد کہتے ہیں جیسے مسئلہ بنے بارہ 12 سے اور سہام گیارہ 11 ہو۔

﴿ہر ایک کا حکم﴾

عادلہ کا حکم: اسکا حکم یہ ہے کہ اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیں گے۔

عائلہ کا حکم: اسکا حکم یہ ہے کہ مجموعہ سہام کو مسئلے کے بعد عولہ کے عنوان سے لکھیں گے جیسے, مسئلہ بنا 6 سے اور سہام نکلا 8. تو لکھیں گے 6 عولہ 8 ۔

مثال: میت ۶ عولہ ۷ — ۲۔میت ۶ عولہ ۸

زوج	اختان ع		زوج	اختان ع	اخت خ
نصف	ثلثان		نصف	ثلثان	سدس
۳	۴		۳	۴	۱

ناقصہ یا رد کا حکم: اسکے چار اقسام ہیں، ۱۔ورثہ متحدۃ الجنس ہو اور احد الزوجین نہ ہو ۲۔ورثہ مختلف الجنس ہو اور احد الزوجین نہ ہو

۳۔ورثہ متحدۃ الجنس ہو اور احد الزوجین ہو ۴۔ورثہ مختلف الجنس ہو اور احد الزوجین ہو

نوٹ: **زوجین** پر رد نہیں ہونگے۔

پہلی قسم (ورثہ متحدۃ الجنس ہو اور احد الزوجین نہ ہو) کا حکم: مسئلہ کو عدد رؤس سے بنائینگے۔

دوسری قسم (ورثہ مختلف الجنس ہو اور احد الزوجین نہ ہو) کا حکم: اس صورت میں مسئلے کو مجموعہ سہام سے بنائینگے۔

تیسری قسم (ورثہ متحدۃ الجنس ہو اور احد الزوجین ہو) کا حکم: مسئلہ کو احد الزوجین کے مخرج سے بنائینگے، پھر اسکو اسکا حصہ دینگے جو کہ ہمیشہ ایک ہوگا اور باقی ورثہ متحدۃ الجنس کے درمیان تقسیم کریں گے۔

چوتھی قسم (ورثہ مختلف الجنس ہو اور احد الزوجین ہو) کا حکم: اس کے لئے دو کام کرنے ہیں، ۱۔مسئلہ بنانا ۲۔ضرب دینا

پھر ان میں سے ہر ایک کے دو کام ہیں: دو مرتبہ مسئلہ بنایا جائے گا۔اور دو مرتبہ ضرب دیا جائے گا

طریقہ کار

۱۔ احدالزوجین کے لئے الگ مسئلہ بنائینگے پھر اسکو اسکا حصہ دینگے جو کہ ہمیشہ ایک ہوگا۔

۲۔ ورثہ مختلف الجنس کے لئے الگ مسئلہ بنائینگے جو کہ ہمیشہ 6 سے بنے گا اور انکو انکا حصہ دینگے۔

۳۔ ورثہ مختلفۃ الجنس کے سہام کے مجموعے کو احدالزوجین کے سہم میں اور پھر اسکے مسئلے میں ضرب دیں گے۔

۴۔ احدالزوجین کے مسئلے کے باقی کو ورثہ مختلفۃ الجنس کے سہام میں الگ الگ ضرب دیں گے۔۔۔!!!

امثلہ

۱۔ پہلی قسم کی مثال ورثہ متحدۃ الجنس ہو اور احدالزوجین نہ ہو

۳ ر۳

مثال: میــــــــت

بنت	بنت	بنت
ثلثان		
	۲	
۱	۱	۱

۲۔ دوسری قسم کی مثال ورثہ مختلف الجنس ہو اور احدالزوجین نہ ہو

۶ ر۴

مثال: میــــــــت

بنت	بنت الابن
نصف	سدس
۳	۱
۳	۱

۳۔ تیسری قسم کی مثال ورثہ متحدۃ الجنس ہو اور احدالزوجین ہو

۲۴ ر ۸

مثال: میــــــــت

زوجہ	۷ بنات
ثمن	ثلثان
۳	۱۶
۱	۷

۴۔ چوتھی قسم کی مثال ورثہ مختلفۃ الجنس ہواور احد الزوجین ہو

۱۲ ر ۴ تصـ ۱۶ باقی ۳

مثال: میـــــــــــــــــــــت

بنت الابن	بنت	زوج
سدس	نصف	ربع
۲	٦	۳
۱	۳	۱
۳	۹	۴

﴿امام سراجی نے عول سے بچنے کے لئے ایک قاعدہ لکھا ہے﴾

قاعدہ یہ ہے کہ مسئلہ ہمیشہ سات اعداد (2 ,3 ,4 ,8 ,6 ,12 ,24) میں سے کسی ایک سے بنتا ہے،

اگر مسئلہ پہلے چار اعداد(2 ,3 ,4 ,8) میں سے بنے تو کبھی بھی عول نہیں ہوگا، ۔۔۔۔۔!!!

اور اگر آخری تین اعداد(6 ,12 ,24) سے بنے تو کبھی کبھی عول ہوگا، تو '6' کا عول '10' تک ہے وتراً اور شفعاً (جفت اور طاق) ۔۔۔۔!!!

اور '12' کا عول '17' تک ہے صرف وتراً یعنی اسکے تین عول ہے (13 '15 '17') ۔۔۔۔!!!

اور '24' کا عول صرف ایک ہے '27' ۔

مگر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کا عول '31' تک بڑھ جاتا ہے۔

تصحیح

تعریف: تصحیح لغت میں درست کرنے کو کہتے ہیں۔اور اصطلاح میں کسر کو دور کرنے کا نام تصحیح ہے۔

اسکے لئے سات ۷ قاعدے ھیں۔

تین قاعدے عدد رؤس اور سہام کے درمیان جاری ہونگے ،اور چار قاعدے رؤوس کے درمیان جاری ہونگے۔

پہلے تین قاعدے (جو عدد رؤوس اور سہام کے درمیان جاری ہونگے ،)

ا۔ اگر سہام عدد رؤوس پر برابر بغیر کسر کے تقسیم ہو جائے تو تصحیح کی ضرورت نہیں۔۔۔۔!!!

۲۔ اگر کسر ایک طائفے میں ہو اور سہام اور عدد رؤوس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عدد رؤوس کے وفق کو لے کر اصل مسئلہ میں اور ہر ایک کے سہم میں ضرب دینے سے تصحیح ہو جائے گی۔۔۔۔!!!

۳۔ اگر کسر ایک طائفے میں ہو اور سہام اور عدد رؤوس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کل عدد رؤوس کو لے کر اصل مسئلہ میں اور ہر ایک کے سہم میں ضرب دینے سے تصحیح ہو جائے گی۔۔۔۔!!!

وہ چار قاعدے جو رؤوس کے درمیان جاری ہوں گے۔۔۔۔!!!

سب سے پہلے سہام اور عدد رؤوس کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر توافق کی نسبت ہو تو عدد رؤوس کے وفق کو محفوظ کر لیں گے۔اور اگر تباین ہے تو کل عدد رؤوس کو محفوظ کرنے کے بعد یہ چار قاعدے جاری کریں گے ،۔۔۔

ا۔اگر محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تماثل کی نسبت ہے تو ان میں سے ایک کو لے کر اصل مسئلہ اور سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو جائے گی۔

۲۔ اگر تداخل کی نسبت ہو تو بڑے عدد کو لے کر اصل مسئلہ اور سہام میں ضرب دینگے تو تصحیح ہو جائے گی۔۔۔۔!!!

۳۔ اگر توافق نسبت ہے تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دینگے پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ اور سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو جائیگی۔۔۔۔۔!!!

۴۔ اور اگر تباین کی نسبت ہے تو ایک کے کل کو دوسرے کے کل میں ضرب دینگے پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ اور سہام میں ضرب دینے سے تصحیح ہو جائیگی۔۔۔۔!!!

مناسخہ

مناسخہ کی تعریف: اگر کسی وارث کا تقسیم شرعی سے پہلے انتقال ہوجائے تو اسکے حصے کو اسکے ورثاء کی طرف منتقل کرنے کا نام مناسخہ ہے۔

مناسخہ کے لئے دو کام کرنے ہیں : مسئلہ بنانا ۔ ضرب دینا

پھر ان میں سے ہر ایک کے لئے دو کام ہے۔میت اول کے لئے مسئلہ بنایا جائے ۲۔میت ثانی کے لئے بھی مسئلہ بنایا جائے۔

نوٹ: میت اول سے جو حصہ میت ثانی کو ملتا ہے اسکو مافی الید کہتے ہے۔

دونوں میت کے لئے مسئلہ بنانے کے بعد مافی الید اور میت ثانی کے مسئلے کے درمیان نسبت دیکھیں گے کہ کونسی نسبت ہے۔

اگر توافق کی نسبت ہوتو مسئلے کے وفق کو لے کر مسئلہ اول کے ورثاء احیاء اور پھر اصل مسئلہ میں ضرب دینگے، اور مافی الید کے وفق کو مسئلہء ثانی کے ورثاء کے سہام میں ضرب دینگے، پھر "المبلغ الحیاۃ" کے عنوان سے تمام ورثاء کا خلاصہ لکھیں گے۔

اور اگر نسبت تباین کی ہوتو کل مسئلہء ثانی کو مسئلہ اول کے ورثاء احیاء کے سہام میں اور اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے، اور کل مافی الید کو مسئلہ ثانی کے سہام میں ضرب دیں گے۔پھر "المبلغ الحیاۃ" کے عنوان سے تمام ورثاء کا خلاصہ لکھیں گے۔

اگر تداخل کی نسبت ہوتو دو صورتیں ہے۔ ا۔مسئلہ مافی الید میں داخل ہو ۲۔مافی الید مسئلہ میں داخل ہو

پہلی صورت: کہ مسئلہ مافی الید میں داخل ہو: اس صورت میں مافی الید کے وفق کو لے کر مسئلہ ثانی کے ورثاء کے سہام میں ضرب دیں گے۔

دوسری صورت: اور اگر مافی الید مسئلے میں داخل ہوتو مسئلے کے وفق کو لے کر مسئلہ اول کے ورثاء احیاء کے سہام میں ضرب دیں گے۔اور اصل مسئلہ میں بھی ضرب دیں گے۔پھر "المبلغ الحیاۃ" کے عنوان سے تمام ورثاء کا خلاصہ لکھیں گے۔

اگر تماثل کی نسبت ہوتو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔

مثالیں اگلے صفحہ پر

مثال ۔۱

۲۴ تصـ ۱۲۰ باقی ۳

مسئلہ۱ :میت

زوجه	بنت	اب	ام
خالده	فاطمه	اشرف	سعديه
ثمن	نصف	سدس وعصبه	سدس
۳	۱۲	۴+۱	۴
۱۵		۲۵	۲۰

۶ تصـ ۳۰ ـ۵ ۲ـ مافی الید ۱۲

مسئلہ۲ :میت

ابن	ابن	بنت	ام	جد	جده
عابد	خليل	عائشه	خالده	اشرف	رابعه
عصبه			سدس	سدس	م
	۴		۱	۱	
۸	۸	۴	۵	۵	
۱۶	۱۶	۸	۱۰	۱۰	

المبلغ الاحیاء

خالدہ	اشرف	سعدیه	عابد	خلیل	عائشه
۲۵	۳۵	۲۰	۱۶	۱۶	۸

مثال، ۲

۱۲ ر۴ باقی۳ تصـ ۱۶

مسئلہ۱ :میت

زوج	بنت	ام
خالد	خالده	ماجده
ربع	نصف	سدس
۳	۶	۲
۱	۳	۱
۴	۹	۳

۳ تصـ ۴ مافی الید ۴

مسئلہ۲ :میت

بنت	بنت	بنت	بنت
خالده	کلثوم	زينب	فاطمه
ثلثان			
۲			
۱	۱	۱	۱

المبلغ الاحیاء

خالدہ	کلثوم	زینب	فاطمه	ماجدہ
۱۰	۱	۱	۱	۳

المقاسمہ

امام ابوحنیفہ کے نزدیک جد کے ہوتے ہوئے اخوہ واخوات عینیہ وعلاتیہ محجوب ہوتے ہیں ۔اور یہی مفتیٰ بہ قول ہیں۔

جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ جد کے ہوتے ہوئے اخوہ وخوات خفیہ تو محجوب ہوتے ہیں لیکن اخوہ واخوات عینہ وعلاتیہ محجوب نہیں ہوتے ہیں اور یہ غیر مفتیٰ بہ قول ہےان کے نزدیک جب اخوہ واخوات عینہ وعلاتیہ ایک ساتھ جمع ہوجاتے ہیں توانکے لئے ایک قاعدہ ہیں جس کو مقاسمۃ الجد کہا جاتا ہے جس کی دوصورت ہیں۔

جدواخوہ واخوات عینیہ وعلاتیہ کے ساتھ ذوی الفرض میں سے کوئی ہیں یانہیں اگر نہ ہوتو پہلی صورت ہیں اور اگر ہوتو دوسری صورت

پہلی صورت کا حکم : کہ جد کیلئے المقاسمہ اور ثلث میں سے افضل الامرین ہیں جس صورت میں بھی جد کو زیادہ حصہ ملے وہی اپنائیں گے۔

اسکا طریقہ یہ ہیں کہ دومسئلے بنائیں گے،ایک مسئلہ میں جد کو بھائی شمار کرکے مسئلہ بنائیں گے اور اس سے اسکو ایک بھائی کے بقدر حصہ دیں گے،اور باقی ماندہ کو اخوہ واخوات ع کے درمیان تقسیم کریں گے پھر جو باقی بچے تو اسکو عل کے درمیان تقسیم کریں گے اس صورت کو مقاسمہ کہتے ہیں۔

دوسری صورت کا حکم: کہ مسئلہ کو تین سے بنائیں گے اور اس سے ثلث ایک تہائی جد کو دینگے اور باقی جو بچے تو اسکو اخوہ واخوات ع کو دینگے اور پھر اخوہ اخوات عل کو دینگے۔

دوسری صورت: کہ انکے ساتھ ذوی الفروض میں سے کوئی ہوتو اس صورت میں جد کے لئے المقاسمہ ثلث باقی اور سدس میں سے جو افضل ہوگا وہی اپنائیں گے اور جد کو وہی ملے گا۔

طریقہ: تینوں صورتوں میں مسئلہ ذوی الفروض کے مخرج سے بنایا جائیگا پہلی صورت میں ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد جو بچے اس سے جد کو ایک تہائی حصے کے بقدر حصہ دینگے۔

دوسری صورت میں ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد باقی مال کا ثلث جد کو دیا جائیگا۔

فائدہ: کہ سب سے پہلے مال جد کو دیا جائیگا پھر اخوہ واخوات عینہ کو پھر اخوہ واخوات علاتیہ کو دیا جائیگا

اخوہ واخوات علاتیہ محجوب ہونے کے باوجود اسکو مسئلہ بناتے وقت مسئلہ میں شمار کریں گے تاکہ جد کا حصہ کم ہوجائے

اخت علاتیہ کو حصہ دینے کے تین شرائط ہیں ۱۔اخ ع نہ ہو ۲۔اخت ایک ہو ۳۔اخت علاتیہ ایک سے زائد ہو

تخارج

اگر کوئی وارث دوسرے ورثاء کی رضامندی سے ترکہ کے کسی چیز پر صلح کر کے باقی ترکہ سے دست بردار ہو جائے تو اسکو تخارج کہتے ہیں۔

تخارج کا طریقه

پہلے مصالح کو جملہ ورثاء میں شامل کر کے مسئلہ بنا کر کے حصہ دیا جائیگا پھر مصالح کے حصے کے نیچے (ص) لکھ کر اسکے حصے کو تفریق کریں گے مسئلہ سے اور پھر باقی سے مسئلہ بنایا جائیگا۔

دین محیط

تعریف: اگر قرض زیادہ ہو اور ترکہ کم ہو تو اسکو دین محیط کہا جاتا ہے۔

حکم: ترکہ کو حسب قرضہ تقسیم کیا جائیگا۔

طریقه: غرماء کو بمنزلہ ورثاء کے لکھیں گے مقدار دین کو بمنزلہ حصہ کے لکھیں گے اور مجموعہ دین کو بمنزلہ مسئلہ کے لکھیں گے پھر ہر ایک کی مقدار دین کو ترکہ میں ضرب دیکر مجموعہ دیون میں تقسیم کیا جائیگا۔

مثال: میت — مسئلہ 400 — ترکہ 100

زید	خالد	سلمان
200	150	50
50	37.5	12.5

خنثی مشکل کے احوال

نوٹ: خنثی اگر کسی ایک طرف راجح ہوتو اسکا حکم وہی راجح والا ہوگا۔

تعریف: خنثی اگر کسی ایک جانب راجح نہ ہوتو اسکو خنثی مشکل کہتے ہیں۔

حکم: خنثی کے لئے اسوء الحالین ہیں اسکا طریقہ یہ ہیں کہ دومسئلہ بنائینگے۔ایک میں خنثی کو مذکر فرض کریں گے اور ایک میں مونث جس صورت میں بھی کم ملے یا کچھ نہ ملے اسی صورت میں عمل کریں گے۔

مسئلہ ۵
مثال: میت

بنت	ابن	ابن (خنثیٰ)
عصبہ		
۱	۲	۲

مسئلہ ۵
مثال: میت

بنت	ابن	بنت (خنثیٰ)
عصبہ		
۱	۲	۱

چار مقامات میں جد اب کے قائم مقام نہیں

۱۔اب کے ہوتے ہوئے اب کی ماں (جدہ) مجحوب جب کہ جد کے موجودگی میں مجحوب نہ ہوگی۔

۲۔احد الزوجین مع الاب کے ہوتے ہوئے ام کو ثلث باقی ملے گا جب کہ جد کے ہوتے ہوئے ثلث کل ملے گا۔

۳۔اب کے ہوتے ہوئے اخوہ واخوات عل مجحوب جب کے جد کے ہوتے ہوئے بھی مجحوب عند ابی حنیفہؒ وعند الصاحبینؒ مجحوب نہیں ہوں گے۔

۴۔معتَق کا مال معتِق کے غیر موجودگی میں معتِق (آزاد کرنے والا) کے باپ کو سدس اور معتِق کے بیٹے کو عصبہ ملے گا، جب کہ معتِق کے باپ کی جگہ جد ہو تو وہ مجحوب اور بیٹا عصبہ بنے گا۔۔۔!!!

تَمَّت بالخَیر

طالب دعا

حافظ اسلام الدین جوّاد

This BooK is Downloaded From
www.Islamiddinjawwaad.weebly.com
Contact No : 03082550777